احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 24 جنوری 2015ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 24 جنوری 2015ء 3 ربیع الثانی 1436 ہجری 24 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 21

ان کا دوست خدا کا دوست ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حفاظ قرآن اللہ تعالیٰ کے اولیاء (دوست) ہیں۔ پس جس نے ان سے دشمنی رکھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے ان سے دوستی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی کی۔

(کنزالعمال، کتاب الاذکار من قسم الأقوال، الباب السابع تلاوۃ القرآن، الفصل الاول)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

’’آپ ﷺ قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کرتے تھے اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشہور جواب ہر ایک کے علم میں ہے کہ جب آپ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔ پوچھنے والے نے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ المسافرین باب جامع صلوٰۃ اللیل و من نام عنه او مرض حدیث نمبر 1739)

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے نبی کریم ﷺ کی تلاوت کے متعلق سوال کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی تلاوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قراءت مفسرہ ہوتی تھی یعنی ایک ایک حرف کے پڑھنے کی سننے والے کو سمجھ آرہی ہوتی تھی۔ (ابو داؤد کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

حضرت ام سلمہؓ آپ ﷺ کے قرآن کریم پڑھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے۔ آپ ﷺ الحمدللہ رب العالمین پڑھ کر توقف فرماتے، پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور پھر توقف فرماتے۔ رکتے۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن الباب الاول، الفصل الثانی)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے۔

(سنن ابو داؤد کتاب التطوع۔ باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلوٰۃ اللیل)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے قرآن کریم سنتا ہے۔ جب پیغمبر اس کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو سبحان ربی العظیم پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو آپؐ رک جاتے اور رحمت طلب فرماتے اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپؐ رک جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعه و سجودہ)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ میں بڑھاپے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے سورۃ ہود، سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ تکویر وغیرہ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الواقعه)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھے ام المومنین عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آیت وما قدروا اللہ...... (الزمر: آیت 68) کے بارے میں دریافت کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن زمین تمام تر اس کے قبضے میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں جبار ہوں، میں یہ ہوں، میں یہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں آنحضور ﷺ یہ بات اس جوش سے بیان کررہے تھے کہ منبر رسول اس طرح ہل رہا تھا اور ہمیں اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں منبر آنحضرت ﷺ کو ساتھ لئے ہوئے گر نہ پڑے۔‘‘

(الدر المنثور۔ تفسیر الزمر زیر آیت 68)

پاک تبدیلی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’یاد رکھیں کہ اگر انقلاب لانا ہے، اگر اُس ذمہ داری کو نبھانا ہے جو حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہم پر ہے، اگر بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو بیوت الذکر کی یہ رونقیں عارضی نہیں بلکہ مستقل قائم کرنی ہوں گی۔ اپنی تمام حالتوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ نشان تبھی ظاہر ہوں گے جب صبر اور صلوۃ کے حق ادا ہوں گے۔ جب اپنے نفس کو کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم فنا کریں گے۔ جب توحید پر قائم ہونے کا حق ادا کریں گے۔ اور جب یہ ہوگا تو اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا نظارہ بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ خود مدد کے لئے اُترے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی تمام تر طاقتوں اور حسن کے جلووں سے ہماری مدد کو آئے گا اور دنیا دار ممالک اور دنیاوی طاقتوں کے عوام کے دل اللہ تعالیٰ اس طرف پھیر دے گا۔ ہمارے کاموں میں برکت پڑے گی اور دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچان کر آپ کے جھنڈے تلے آئے گی۔ توحید کا قیام ہوگا اور خدا تعالیٰ کی ذات کے انکاری خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنا حق ادا کر کے یہ نظارے دیکھنے والے ہوں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 2014ء)

IELTS کلاسز کا اجراء

نظارت تعلیم کے تحت IELTS کی ٹریننگ کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے۔ یہ کلاسز مورخہ یکم فروری 2015ء سے شروع ہوں گی۔ پہلے موصول ہونے والی درخواستوں کو داخلہ جات میں ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند طلباء و طالبات داخلہ کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

کوائف ielts@nazarttaleem.org پر بھجوا کر رجسٹر ہوں۔ مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

فون: 047-6212473,6215448

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

لیکچر سننے کے آداب

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ ایک عام رواج ہے کہ جب لوگ کوئی عمدہ لیکچر سنتے ہیں تو بعد میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ خوب مزا آیا بڑی عمدہ تقریر تھی وغیرہ وغیرہ۔لیکن وہ اس درد کو محسوس نہیں کرتے جس سے کہنے والا انہیں کہتا ہے۔لیکچر سننے کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ بولنے والے نے تو اپنی جان کھپا دی لیکن سننے والوں نے صرف خوب مزا آیا میں بات اڑا دی۔ آپ لوگ یہاں مزے کے لئے نہیں آئے اور نہ ہنسی کے وعظ سننے کے لئے جمع ہوئے ہو۔اگر کوئی اس غرض سے آیا ہے تو جو روپیہ اس کے آنے جانے پر صرف ہوا ہے اس کے متعلق وہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ پس تم ہر ایک لیکچر کو غور سے سنو اور کان کھول کر سنو پھر اس کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرو۔

میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے توفیق چاہتا ہوں کہ اگر میں بستر مرگ پر بھی ہوؤں تو یہی میری آخری بات ہو اور اگر کوئی میری پہلی بات ہو تو وہ بھی یہی ہو۔اس کے مقابلہ میں دنیا کی ساری باتیں ہیچ ہیں نعمتیں بے قدر ہیں مال واموال ناکارہ ہیں اور آرام وآسائش کے سامان بے حقیقت ہیں۔

آج کل یہ ایک بہت بڑا نقص پیدا ہو گیا ہے کہ عام طور پر لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ لیکچروں میں مزہ کیا آتا ہے۔مگر میرے پیارو! تم روپیہ خرچ کر کے مزے یا تماشہ کے لئے یہاں نہیں آئے۔تمہارے یہاں آنے کی کوئی اور ہی غرض تھی اور ہم نے جو تمہیں یہاں بلایا ہے ہماری بھی کوئی اور ہی غرض تھی۔ پس اگر اس غرض کو نہیں سمجھا تو وہ ہمارے لئے نہیں بلکہ اپنے نفس کے خوش کرنے کے لئے آیا ہے اور جو کوئی مزہ لینے یا تماشہ دیکھنے کے لئے آیا ہے اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے اگر کسی کا ایسا خیال تھا تو وہ توبہ اور استغفار کر لے۔ کیونکہ ایسا انسان جو وقت اور روپیہ ضائع کر کے وطن اور عزیزوں کو چھوڑ کر تماشہ کے لئے کہیں جاتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کے حضور ایک ایک پیسہ اور ایک ایک لمحہ کے لئے جواب دہ ہونا پڑے گا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کیوں اس طرح ضائع کر دیا۔ پس اپنے سینوں کو ٹٹولو اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔لیکچر مزے کی خاطر نہ سنو۔لیکچر میں ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔بعض ہنسی کی بھی ہوتی ہیں مگر تمہاری کبھی یہ خواہش نہیں ہونی چاہئے کہ وعظ میں ہنسی کی باتیں ہوں اور ان کو تم اشتیاق سے سنو تم وعظ میں یہ نہ دیکھو کہ ہنسی ہے یا رونا بلکہ یہ دیکھو کہ کہنے والا کہتا کیا ہے اور اگر کوئی بات تمہیں کڑوی لگے تو اس پر غور کرو اور اگر میٹھی لگے تو اس پر عمل کر کے دکھاؤ اور لطیفہ سننے کے لئے کسی لیکچر میں نہ بیٹھو لیکچروں میں حاضر ہونے والوں میں ایک اور بھی نقص ہوتا ہے اور وہ یہ کہ ہر ایک سننے والا یہ سمجھ لیتا ہے کہ میں پاک اور مطہر ہوں یہ جو وعظ ہو رہا ہے یہ میرے اردگرد بیٹھنے والوں کے لئے ہے حالانکہ اس خیال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی خالی ہاتھ رہ جاتے ہیں اور وعظ سے کسی کو فائدہ نہیں ہوتا۔ پس آپ لوگوں میں سے ہر ایک شخص یہ سمجھ لے کہ میرے وعظ کا مخاطب سب سے پہلے وہی ہے اور یہ خیال کر لے کہ جو کچھ کہا گیا ہے مجھے ہی کہا گیا ہے پس اگر کوئی ولی بیٹھا ہو تو وہ بھی میرا مخاطب ہے اور اگر کوئی گندے سے گندہ انسان بیٹھا ہے تو وہ بھی۔ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نہیں بلکہ دوسرے مخاطب ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔

(برکات خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 ص 232)

ہے کون جو اس نیر تاباں کی طرح ہے

پوشیدہ مرے دل میں وہ ارماں کی طرح ہے
میں جان تو وہ میری رگِ جاں کی طرح ہے
میں پھول اگر ہوں تو وہ نکہت ہے سراسر
گلشن ہوں میں، وہ جانِ گلستاں کی طرح ہے
آساں ہوئے یک جان و دو قالب کے معانی
ہوں روح میں اس کی وہ مری جاں کی طرح ہے
تاریکی ہُوں میں اور وہ نورِ سحر افروز
میں شام تو وہ صبح درخشاں کی طرح ہے
میں ذرہ ناچیز و سزاوار حقارت
وہ بیش بہا لعل بدخشاں کی طرح ہے
اعمال مرے زشت و زبوں قابل نفرین
فضل اس کا مگر رحمت یزداں کی طرح ہے
ہاں محفل امکاں میں اجالا ہے اسی سے
اس بزم میں وہ شمع شبستاں کی طرح ہے
لاریب اسی نور سے روشن ہیں مہ و مہر
ہے کون جو اس نیّر تاباں کی طرح ہے
اس گلشنِ عالم میں یہ رونق ہے اسی سے
چھایا ہوا وہ ابر بہاراں کی طرح ہے
میں خاک سرہ خس و خاشاک کی مانند
وہ جانِ چمن سنبل و ریحاں کی طرح ہے
ہے بحرِ کمالات سلیم سخن آرا
محفل میں تو وہ ایک غزل خواں کی طرح ہے

سلیم شاہجہانپوری

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مقصود کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بلند مقام کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات

آپ دعائے ابراہیمی کے مصداق اور حقیقی سراج منیر تھے۔ کائنات آپ کے طفیل بنی۔ آپ کو لوائے حمد عطا کیا گیا

مرتبہ: مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

استعداد کاملہ والا وجود

اللہ تعالیٰ کی ذات تو قدرتوں والی ذات ہے۔ اس نے عالم قضاء و قدر میں ہماری اس عالم موجودات کے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی استعداد کاملہ کا ایک وجود پیدا ہوگا جو الوہیت کا مظہر اتم بنے گا یعنی اللہ نے عالم قضاء و قدر میں فیصلہ کیا کہ میں اپنی صفات کا مظہر اتم ایک وجود پیدا کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے یہ انتظام کیا کہ ایک دنیا کو جس کا تصور بھی ہمارے دماغ میں نہیں آسکتا پیدا کیا اور جس جس چیز کو بھی پیدا کیا ایک نوع ایسی پیدا کی کہ ان کی خدمت میں اس کو لگا دیا۔ بنی نوع انسان کے لئے عالم کو مسخر کر دیا اور اس نے بنی نوع انسان کا انتظام کیا۔

(خطابات ناصر جلد 1 ص 340)

دعاء ابراہیمی

ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا ربنـــا وابـــعـــث...... کا یہ مفہوم ہے کہ اے ابراہیم اور اسمٰعیل کے ربّ جن کے ذریعہ سے تو نے از سر نو تعمیر کعبہ کروائی ہے اور اپنے معزز گھر کی حرمت کا اعلان کیا ہے تو اس بیت حرام میں رہنے والوں میں سے ایک عظیم روح کو کھڑا کر۔ اس کو اپنی ربوبیت میں لے۔ اسے مصطفیٰ اور مجتبیٰ بنا اور اپنے انتہائی قرب سے اس کو نواز اور ایک کامل اور مکمل شریعت دے کر اپنے رسول اور کامل مقتدا کی حیثیت میں اسے دنیا کی طرف بھیج تا وہ بنی نوع انسان کو اللہ رب العالمین کی طرف بلائے اور توحید خالص پر انہیں قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور نبی کریم ﷺ کے منہ سے دنیا میں یہ منادی کروائی کہ

انمآ امرت ...... ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا قبول ہوئی اور مجھے رب العالمین نے حکم دیا ہے کہ میں اس بلد حرام، اس بیت اللہ کے رب کی عبادت کو اپنے کمال تک پہنچا کر ایک عبد کامل کی شکل میں ظاہر ہو کر بنی نوع انسان کو اللہ، رب کعبہ، رب بلدِ حرام کی طرف بلاؤں۔

(خطبات ناصر جلد 1 ص 743)

لوائے حمد

قرآن کریم کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ چاروں ام الصفات کے کامل اور اتم طور پر مظہر ہیں۔ یہ چاروں صفات وہ ہیں جس کا بیان ہمیں سورۃ فاتحہ میں نظر آتا ہے۔ ایک حدیث بھی ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے لوائے حمد عطا کیا گیا ہے اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ آپؐ ان صفات باری کے مظہر اتم تھے جو بنیادی طور پر سورہ حمد میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا آپ کو جھنڈا عطا کیا گیا ہے۔...... قرآن کریم نے سورۃ حمد میں اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات بیان کی ہیں۔ جنہیں ام الصفات یا اصل الاصول کہہ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ میری صفات کے مظہر اتم ہیں۔ تمہیں ہر صفت کے متعلق تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں۔ میری بنیادی صفات ہیں ان کے آپ مظہر اتم ہیں۔ تم دیکھ لو۔ آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ کی زندگی میں رحمانیت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں رحیمیت اور مالکیت کے جلوے کامل طور پر نظر آتے ہیں ایسے جلوے نہ کسی نے پہلے دکھائے اور نہ کوئی آئندہ دکھا سکتا ہے۔ کیونکہ نہ پہلوں کو وہ استعداد ملی جو محمد ﷺ کو ملی اور نہ بعد میں آنے والوں کو مل سکتی ہے۔ (خطابات ناصر جلد 1 ص 593)

عظمت وجلال الٰہی کا جلوہ

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور اس کے دیگر بزرگ بندوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے دیکھے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق ہی مقام توحید اور مقام عبودیت کو حاصل کیا مگر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا عظیم جلوہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے مقدر تھا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوا اس جلوہ کی ایک جھلک تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر دیکھی اور وہ بھی جبل طور کی وساطت سے براہ راست نہیں مگر جبل طور کا پتھر پاش پاش ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس جلوہ کی تاب نہ لا کر بیہوش ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا یہی جلوہ جب اپنی شان کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ پر ظاہر ہوا تو اس نے آپ کو عاجزی اور تذلل کے اس مقام پر پایا کہ اس نے آپ کے وجود اور آپ کی روح کو پوری طرح اپنے احاطہ میں لے لیا اور آپ کی روح کے کسی حصہ اور آپ کے جسم کے کسی ذرہ نے بھی اس کے مقابلہ میں کوئی سختی نہ دکھائی اور آپ کلی طور پر اطاعت میں محو ہو کر عبودیت کے جلوہ کو اپنے اندر لیتے ہوئے اس کے سامنے جھک گئے تب ہم نے دیکھا کہ ہمارے محمد رسول اللہ ﷺ عبودیت تامہ کاملہ کے ارفع اور اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔

(خطابات ناصر جلد 1 ص 39)

صبر وتحمل کا مظاہرہ

آپؐ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ تکالیف برداشت کیں کہ جن کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں نیز دنیا میں کوئی اور ایسا انسان نہیں جس کو خدا تعالیٰ کے نام پر اور مذہب کی وجہ سے اور عقائد کے نتیجہ میں اس قدر دکھ پہنچایا گیا ہو اس قدر ایذا دی گئی ہو اور اس قدر تکالیف پہنچائی گئی ہوں اور دنیا میں آپ کے سوا کوئی انسان ایسا بھی پیدا نہیں ہوا جس نے آستانہ الوہیت پر اپنی روح کو اس طرح گداز کر دیا ہو اور بہا دیا ہو کہ نبی کریم ﷺ کی روح اپنے رب کے حضور جھکی اور بالکل گداز ہو گئی اور پانی بن کر بہہ نکلی آپ کی تیرہ سالہ مکی زندگی کا ایک ایک لحظہ اس صداقت کا گواہ ہے۔ وہ کون سا ظلم تھا جس کا آپ نشانہ نہ بنے وہ کون سی بے عزتی تھی جو آپ کو دیکھنی نہ پڑی وہ کون سی تکلیف تھی جسمانی بھی اور جذباتی بھی جس میں سے آپ اس زمانہ میں نہ گزرے اس زمانہ کی ہر گھڑی میں نہ گزرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے تو ایک دفعہ منکر نے آگ جلائی تھی اور اپنی زندگی میں انہیں ایک دفعہ اس آگ میں پھینکا گیا تھا اور صرف ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی تجلی اس عظمت اور شان کے ساتھ ظاہر ہوئی تھی کہ اس آگ کو اس نے ٹھنڈک اور روح کا سکون بنا دیا تھا لیکن نبی اکرم ﷺ کے مخالفوں نے قریباً تیرہ سال تک آپ کے لئے آگ جلائے رکھی اور خدا تعالیٰ نے ایک طرف اس آگ کو کہا کہ میرے محبوب بندے کے لئے تو تیرہ سال تک بھڑکتی رہے نیز منکروں کو کہا کہ تمہیں اجازت ہے کہ تیرہ سال تک اس آگ کو تم مشتعل رکھو اور دوسری طرف اس آگ کو یہ بھی کہا کہ میرے اس پیارے بندے پر تیرا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ سوائے اس کے کہ تو اس کے احساس میں برد اور سلامتی پیدا کرنے والی ہو۔ (خطابات ناصر جلد 1 ص 139)

سراج منیر

نبی کریم ﷺ پیدائش عالم کی وجہ بنے ہیں اور آپؐ اشرف المخلوقات اور انسان کامل اور خاتم النبیّین ہیں۔

بعض لوگ غلطی کر جاتے ہیں ایک جگہ میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ کسی شخص نے اپنی نادانی میں یہ لکھ دیا کہ اصل تو سورج ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کو ظلی اور اعزازی طور پر سراج منیر کا نام دے دیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے جیسا کہ میں نے اب بڑی وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ اصل سراج منیر محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔ ہماری دنیا کا یہی ایک سورج نہیں دنیا کے لاکھوں کروڑوں سورج اظلال محمد ﷺ ہیں اگر محمد ﷺ سے وہ نور نہ لیتے تو ساری دنیا اور فضاء میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا۔......

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو نبوت کا دروازہ بند، انسان کی تخلیق ناممکن، کائنات کا وجود ہی نہ ہوتا کچھ بھی نہ ہوتا۔ یہ ہمارے علم کے مطابق ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات تو نہ جانے کہاں کہاں جلوہ گر ہو رہی ہیں۔

(خطابات ناصر جلد 1 ص 336)

کمال کا آخری نقطہ

بنی نوع انسان کو درجہ بدرجہ ارتقاء کے مدارج طے کروانے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے دنیا کہتی ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا ایک سلسلہ جاری کیا اور اس زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہر شریعت کو قرآن کریم کا ایک حصہ دیا اور پورا قرآن آنحضرت ﷺ پر نازل کیا گیا۔ یہ اس لئے تھا کہ آنحضرت ﷺ کا جسم بہترین اخلاق کا مظاہرہ کرنے کے قابل ہو جائے۔ جو شریعت دی کہ آنحضرت ﷺ کامل اخلاق کا نمونہ اس شریعت کے مطابق بن سکیں۔ استعداد دی کہ دل میں خواہش ہے لیکن حضرت مسیحؑ کی طرح یہ نہ کہا جائے کہ میرا جسم روح کا ساتھ نہیں دیتا تو جسم بھی روح کا ساتھ دینے والا دیا۔ روح بھی جسم کا ساتھ دینے والا بنایا اور ان کامل استعدادوں کو نبی اکرم ﷺ نے کمال کے آخری نقطہ تک پہنچایا اور موجودات کا مرکزی نقطہ بن گئے۔

اور یہ حقیقت محمدؐ یہ ہے جس کو سمجھ کر ہم علیٰ وجہ البصیرت ایسے مقام پر کھڑے ہوں کہ دنیا میں یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ پہلوں نے بھی اور بعد میں آنے والوں نے بھی جو مرتبہ حاصل کیا وہ محمد ﷺ کے طفیل کیا۔...... محمد ﷺ کے طفیل حضرت آدم علیہ السلام نے برکت حاصل کی اور آپ کے طفیل حضرت نوح علیہ السلام نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام انبیاءؑ نے برکت حاصل کی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے عالم قضاء وقدر میں جو مقدر تھا وہ محمد ﷺ کی ذات تھی اور جو اس عالم موجودات میں ہو وہ اس عالم قضاء وقدر کے عکس کے طور پر ہے۔ وہ اس لئے ہوا کہ محمد ﷺ کی حقیقت اور آپؐ کی شان دنیا پر ظاہر ہو۔

(خطابات ناصر جلد 1 ص 341)

پاک اور مطہر

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمیں قرآن عظیم جیسی ہدایت اور نبی کریمؐ جیسے افضل الرسل کا اسوہ

حسنہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے ذریعہ یہ اعلان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوہ حسنہ ہیں یعنی آپ ایک ایسا نمونہ ہیں جو اپنی ذات میں انتہائی طور پر پاک اور مطہر ہے اور یہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ جس کی اتباع اور اقتداء کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں انسان اپنی طاقت اور استعداد کے مطابق پاک اور مطہر بن سکتا ہے۔ (خطابات ناصر جلد1 ص573)

کائنات آپؐ کے طفیل ہے

انک لعلیٰ خلق عظیم (القلم:5) کے معنے ہیں کہ تیرے اخلاق اتنے عظیم ہیں کہ اس سے زیادہ عظمت والے اخلاق انسانی دماغ سوچ ہی نہیں سکتا۔ اسی طرح اور بہت سی آیات ہیں جن میں قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپؐ ہی اشرف المخلوقات ہیں یعنی خلق کی جو غرض اور غایت تھی وہ آپ کے وجود میں پوری ہوئی۔ آپ کی وجہ سے یہ کائنات بنی اور آپ کی قوت اور تاثیر اور مقام کے نتیجہ میں خلق میں سے ہر چیز کو خدا کی صفات کا وہ جلوہ ملا جو ملا۔......

اللہ تعالیٰ کی صفات کا ہر جلوہ جو جس رنگ میں ہمیں وہ کائنات میں نظر آتا ہے اور پیدائش عالم سے لے کر آج تک نظر آتا رہا ہے اور آج سے لے کر قیامت تک نظر آتا رہے گا۔ یہ جلوہ اسی لئے ہے کہ اس جلوہ کی وجہ سے محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کے ہر قسم کے جلوے ختم ہو گئے اس لئے جس چیز میں بھی ہمیں خدا تعالیٰ کی کسی صفت کا کوئی جلوہ نظر آتا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل ہی ہے۔

(خطابات ناصر جلد1 ص313)

عبودیت میں کمال

آپؐ نے بار بار اٹھتے بیٹھتے اپنی مجالس میں اپنی تقاریر میں پھر بنی نوع انسان سے حسن سلوک کرتے ہوئے اپنی اداؤں سے، اپنے عمل سے اور اپنی عبادات سے آپ نے اپنے اردگرد کے رہنے والوں کے اندر توحید کے سبق کو اس طرح رچا دیا اور اس کو دماغ کے اندر اس طرح مستحکم کر دیا کہ ان کے لئے اس راہ سے بھٹکنا ممکن ہی نہ رہا اور صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے دل نے چاہا اور آپ نے سوچا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے ارفع مقام کی وجہ سے میرے ماننے والوں میں بعض گمراہ ہو جائیں۔ تب آپ اور صرف آپ نے ہی یہ حکم دیا کہ دنیا کی پستی اور بلندی سے جب تم خدائے برتر وارفع کی تکبیر اور اس کی عظمت اور جلال کا نعرہ لگاؤ اللہ اکبر کی آواز فضا میں گونجے اور اشھد ان لاالٰہ الاّاللّٰہ کا نعرہ لگایا جائے تو اس کے ساتھ ہی واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ کا نعرہ ضرور لگے۔ یعنی جب بھی خدا تعالیٰ کی بزرگی اس کی برتری اس کی عظمت اور اس کے جلال کا نعرہ بلند ہو تو اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ حکم دیا کہ یہ نعرہ بھی بلند کرنا کہ محمد رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ ہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

(خطابات ناصر جلد1 ص40)

رحمۃ للعالمین

ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اپنا ہادی اور رہبر تسلیم کیا ہے۔......ایک بڑی نمایاں خصوصیت جو ہمارے آقاؐ میں پائی جاتی تھی اور جو اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی اور جس کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس مقام کے لئے منتخب کیا تھا اور چنا تھا کہ آپ تمام دنیا کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے ابدی شریعت لے کر آئیں اور قرآن کریم کے حامل ہوں جس کے اندر کبھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی اور جس کا کوئی لفظ اور کوئی حرف اور کوئی زبر اور زیر بھی کبھی منسوخ نہیں ہوئی وہ ''رحمۃ للعالمین'' ہونے کی خصوصیت ہے۔

بنی نوع انسان سے کسی انسان نے اس قدر شفقت اور محبت نہیں کی جتنی شفقت اور محبت کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے بھائی انسانوں سے کی، نہ صرف ان انسانوں سے جو آپ کے سامنے تھے نہ صرف ان انسانوں سے جو آپ کے ملک میں رہنے والے تھے، نہ صرف ان انسانوں سے جو آپ کی زندگی میں ساری دنیا اور دنیا کے ہر ملک کو آباد رکھے ہوئے تھے بلکہ تمام ان انسانوں سے بھی جو آپ سے پہلے گزر چکے تھے اور تمام ان بنی نوع انسان سے بھی جنہوں نے آپ کے بعد پیدا ہونا تھا آپ نے سب سے ہی اس محبت کا اس رحمت اور شفقت کا سلوک کیا اور یہ جذبہ اللہ تعالیٰ نے اس شدت سے آپ کے دل میں پیدا کیا تھا جس کی مثال انسان کو کہیں اور نظر نہیں آتی۔

(خطبات ناصر جلد1 ص588)

مقصود کائنات

مقصود کائنات محمد ﷺ ہیں اور اگر محمد ﷺ جیسا وجود پیدا کرنا منشاء الٰہی نہ ہوتا اور اگر عالم قضاء وقدر میں اللہ رب العالمین اس وجود کو پیدا کرنے کا منصوبہ نہ بنا دیتا تو یہ عالم اور یہ کائنات پیدا ہی کوئی نہ ہوتی مخلوق ہی نہ ہوتی، نہ شجر ہوتے، نہ حجر، نہ زمین ہوتی نہ آسمان، نہ انسان ہوتا، نہ حیوان ہوتا، غرض یہ وجود پیدا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بغیر مقصد کے لغو طور پر کوئی فعل نہیں کر سکتا کیونکہ یہ نقص ہے اور اللہ کہتے ہی اسے ہیں جو ہر قسم کے نقائص سے پاک ہو اور پہلے انبیاء کو بتایا گیا تھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا میں سے جتنا حصہ بھی لیا وہ نبی اکرم ﷺ کے فیض سے لیا اور آپ سے علیحدہ ہو کر کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی برکات اس کے فیوض اور اس کی رحمتیں حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ تمام انبیاء نے اس کا اظہار بھی کیا۔ (خطابات ناصر جلد1 ص393)

آپؐ کا فیض چاند ستارے پر بھی جاری ہے

ہمارے محبوب! ہمارے آقا! محمد رسول اللہ ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے آپؐ کی نظر محدود نہیں تھی۔ آپؐ کی توجہ محدود نہیں تھی۔ آپؐ کی دعائیں کسی خاص قوم یا زمانہ تک محدود نہیں تھیں۔......

مگر حضرت نبی اکرم ﷺ عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ انسان کے زمین پر پیدا ہونے سے قبل، بلکہ جب سے کہ یہ عالم بنا اس وقت سے حضرت نبی اکرم ﷺ کے فیوض جاریہ دوسری مخلوق پر بھی اپنا اثر کر رہے تھے، ان پر بھی برکتیں نازل کر رہے تھے۔ کیونکہ دوسری ساری مخلوق انسان کے لئے بنائی گئی تھی۔ یہ چاند، یہ سورج، یہ ستارے اور ستاروں کا یہ خاندان اور جو کچھ اس عالمین میں ہے، وہ اس لئے بنا کہ اس زمین پر اچھے، نیک اور مفید اثر ڈالے تاکہ انسان ان سے فائدہ اٹھائے انسانیت، انسانوں کے سرتاج اور انبیاء کے فخر (ﷺ) کے حسن و احسان کے جلوے دیکھنے کے قابل ہو جائے۔

(خطابات ناصر جلد1 ص475)

ہمہ گیر ہمدردی

آپ کی یہ عظیم شان ہمیں نظر آتی ہے کہ پہلے کے تمام انبیاء اور بعد کے تمام اولیاء نوع انسانی سے ہمدردی اور خیر خواہی رکھنے والے نہیں تھے بلکہ ایک قوم سے اور ایک زمانہ سے ان کا تعلق تھا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی تعلیم میں تحریف و تبدل کے بعد شاید وہ بھیانک شکل پیدا ہوئی ہو جو اس وقت ہے۔......

غرض جہاں تک دنیا اور اس کی بیماریوں اور جہاں تک نفوس انسانی اور ان کی آفات کا تعلق تھا کسی نے اس طرح ہمہ گیر ہمدردی اور غمخواری کا اظہار نہیں کیا جس طرح نبی کریم ﷺ نے کیا۔ جو شخص اسفل السافلین کی گہرائیوں تک جا پہنچا دنیا کا کوئی نبی اسے اس گند سے چھڑانے کے لئے وہاں تک نہیں پہنچ سکا۔ لیکن محمد ﷺ کی محبت اور شفقت بنی نوع انسان کے لئے جوش میں آئی اور آپ اس اسفل السافلین تک پہنچے اور آپ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور کہا تم مایوس کیوں ہوتے ہو۔ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً (الزمر:54) اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(خطابات ناصر جلد1 ص401)

کسی کو تکلیف نہیں دی

نبی کریم ﷺ نے ایک طریق شروع سے لے کر آخر تک یہ اختیار کیا۔ کہ آپؐ کے ہاتھ سے کسی ایک شخص کو بھی دکھ نہیں پہنچا۔ یعنی آپؐ نے کبھی ایسا راستہ اختیار نہیں کیا اور آپؐ کی زندگی میں اس کی کوئی ایک مثال بھی نہیں مل سکتی کہ کسی شخص کو آپؐ کے ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہزارہا انسان ایسا ہے جس کا یہ حق بنتا تھا کہ ان کو کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور سزا دی جائے۔ مگر آپ نے ان کو معاف کر دیا۔

چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر وہ سرداران کفر جن کو اللہ تعالیٰ کی مشیت نے میدان جنگ میں قتل ہونے سے بچا لیا تھا انہیں سزائے موت نہیں دی گئی۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک سمجھتا تھا کہ آج میری موت دروازہ پر کھڑی ہے۔ لیکن آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ جاؤ تم سب کو معاف کر دیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے ان میں سے اکثر ایسے تھے جنہوں نے سمجھ لیا کہ تیرہ سال دکھ اُٹھانے کے بعد طاقت ملنے پر جو شخص اس فراخ دلی سے معافی دیتا ہے وہ عام انسان نہیں وہ فرشتوں سے بھی بلند ہے اور واقعہ میں اس کا خدا سے تعلق ہے۔

(خطبات ناصر جلد1 ص477)

نور مجسم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ساری دنیا یہ زمین اور یہ آسمان اور یہ ستارے سب کچھ اس لئے پیدا کیا گیا کہ مخلوقات میں سے ایک ہستی، ایک وجود محمد مصطفیٰ ﷺ سا ظاہر ہونے والا تھا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ''فناء فی نور ربّہ'' کا مقام حاصل کیا اور اس نور میں گم ہو کر آپؐ کامل اور مجسم نور بن گئے اور ان عالمین (زمین اور آسمان) میں جہاں بھی جو نور نظر آتا ہے وہ آپؐ کے طفیل ہی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ حقیقی نور اللہ کی ذات ہے اللہ نور السمٰوات والارض لیکن یہ بھی درست ہے کہ اس دنیا میں اس نورِ محسن نے اپنے نور کی جو تقسیم کی ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل کی ہے۔ ہر نور جو ہمیں نظر آتا ہے وہ محمد ﷺ کے طفیل ہی نظر آتا ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کی ذات نہ ہوتی تو دنیا میں کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ نہ ملتا بلکہ دنیا پیدا ہی نہ ہوتی۔ اس لئے ہر ظلمت جو اٹھتی ہے اس کا پہلا نشانہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہوتی ہے۔

(خطبات ناصر جلد1 ص280)

حقیقت محمدیہ

نبی اکرم ﷺ کا مقام وتر کا مقام ہے جو دو قوسوں یعنی قوس الوہیت اور قوس کائنات کے درمیان ہے اور ان کے درمیان ایک برزخ کے طور پر ہے اور وتر ہے لیکن حقیقت محمدیہ وہ وتر نہیں ہے بلکہ حقیقت محمدیہ وتر کا وہ درمیانی نقطہ ہے جس کو صوفیاء نے نقطہ محمدیہ بھی کہا ہے اور اس نقطہ سے حقیقت محمدیہ دائیں اور بائیں حرکت کرتی اور دو قوسوں کے کناروں تک پہنچ جاتی ہے حقیقت محمدیہ اللہ کا مظہر اتم ہے جو تمام صفات حسنہ کا جامع ہے اور اللہ کا یہ مظہر اپنی روحانی حرکت میں سارے وتر پر چلتا ہے اور ساری ہی صفات باری کا وہ مظہر بن جاتا ہے کیونکہ جو اللہ کا مظہر ہے وہ اس کی ساری صفات کا مظہر ہے اور جو اس وجود کا مظہر ہے۔ جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے ظاہر ہے کہ وہ تمام صفات حسنہ کا مظہر ہے۔

(خطبات ناصر جلد1 ص397)

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

وقت کی قدر کرنا کامیابی و کامرانی کی کلید ہے

خدا نے وقت کا قیمتی سرمایہ امیر و غریب میں برابر بانٹا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنا وقت ضائع کرکے اور امام وقت کو نہ پہچان کر بدانجام تک پہنچنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

''یا (کیا ممکن ہے کہ) ہمیں پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے تو ہم جو کچھ (برے) عمل کرتے تھے ان کی جگہ دوسرے (نیک) عمل کرنے لگ جائیں''۔

(الاعراف:54)

وقت ضائع کرنا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ جو وقت گزر جاتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آتا چنانچہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

زندہ افراد اور قومیں اپنے وقت کا ایک ایک لمحہ کام میں لگاتی ہیں اور ان کے وقت کی قدر کرنے کی وجہ سے وہ کامیابی ہوتی ہیں اگر انسان وقت ضائع کر بیٹھے تو پھر اس ضائع شدہ وقت کا حصول ناممکن ہے۔ چنانچہ ایک سبق آموز محاورہ ہے۔

"Time and tide wait for nobody."

یعنی وقت اور جوار بھاٹا کسی کا انتظار نہیں کیا کرتے۔

وقت کی قدر و قیمت سمجھنے اور پھر وقت کے ضیاع سے بچنے کا درس ہمیں دامن مسیح پاک اور دامن خلافت سے ملا ہے جیسا کہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مخاطب ہو کر فرمایا:

تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ (تذکرہ ص401)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائیدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں ......تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے''۔ (ملفوظات جلد2 ص68)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب تر کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ (الفضل 18 دسمبر 1995ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود اپنے معمولات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے۔ کوئی مشغول اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔ جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو میں اپنے اوپر کھانا، پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے''۔ (ملفوظات جلد1 ص310)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے''۔ (خطبات نور ص147)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

اوقات ضائع نہ کرو۔ علوم دین میں واقفیت پیدا کرکے اس پر عمل کرو۔ (حقائق الفرقان جلد2 ص327)

حضرت مصلح موعود احمدی جوانوں کو اپنی عمر سے فائدہ اٹھانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ ؎

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

آپ فرماتے ہیں:۔

وقت نہایت قیمتی چیز ہے جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا''۔ (الفضل 23 فروری 1952ء)

مزید فرمایا:

''بیہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے اور جو انسان اپنی اولاد کو اس طرح تباہ کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو ضائع کرنے والا ہے اور یقیناً خدا تعالیٰ کا دشمن ہے......ایسا نکما آدمی دنیا میں ایک تو بتاؤ جو خدا کا محبوب بن گیا ہو۔ بلکہ ایک ایسا انسان تو محبّ بھی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی اسے نصیب ہو سکتی ہے جو وقت کی قدر جانتا ہو''۔

(خطبات محمود جلد13 ص334,333)

''اگر ایک منٹ تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی''۔ (مشعل راہ جلد1 ص501)

''ایسے مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں سونا موت سے کسی طرح کم نہیں''۔

(مشعل راہ جلد1 ص472)

اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔ ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

زندگی وقت کے ایک بامقصد مصرف کا نام ہے۔ (مشعل راہ جلد3 ص38)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

میرا جائزہ اور تجربہ یہ ہے کہ جب مصروف آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ ہو جاتے ہیں۔ فارغ وقت والے آدمی کے سپرد کام کئے جائیں تو وہ نہیں ہوتے۔ کیونکہ فارغ وقت والا ہوتا ہی وہی ہے جس کو اپنے وقت کی قیمت معلوم نہیں ہوتی اور وقت ضائع کرنا اس کی عادت بن چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر فارغ وقت آدمی کو پکڑنا ہے تو رفتہ رفتہ اسے مصروف رہنا سکھانا ہوگا اور اس کے لئے بعض دفعہ اس کے مطلب کی چیز اس کے سپرد کی جائے تو اس سے رفتہ رفتہ اس کو کام کی عادت پڑ جاتی ہے''۔

(الفضل 26 اپریل 1992ء)

مزید فرمایا:

''ہمیں چاہئے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی ضائع نہ ہو''۔ (مشعل راہ جلد3 ص465)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

اب سونے کا ٹائم ختم ہو چکا ہے اب تیز دوڑنے کا وقت ہے۔

تاریخ عالم پر نظر دوڑانے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہمیشہ وہی اقوام اور وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے وقت کی قدر کرتے ہیں اور کامیاب لوگ ایسے وقت کے پابند ہوتے ہیں کہ لوگ ان کو دیکھ کر اپنی گھڑیاں درست کرتے ہیں ان کامیاب لوگوں میں سے ایک چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیں اور آپ کی پابندیٔ وقت اور وقت کی قدر کے چند واقعات پیش کرتا ہے۔

محترم سید یاور علی صاحب اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق مندوب کہا کرتے تھے کہ وقت کی پابندی ان کا ایسا اصول تھا کہ بلا مبالغہ چوہدری صاحب کو دیکھ کر لوگ اپنی گھڑیاں درست کر لیا کرتے تھے''۔

آپ حضرت چوہدری صاحب کی اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

چوہدری صاحب کی زندگی میں وقت کی پابندی کا عنصر بڑا حیران کن تھا۔ ان کا زندگی گزارنے کا طریق بڑا نپا تلا اور طے شدہ تھا۔ دو باتیں ان کی زندگی میں بہت اہم تھیں وقت اور دولت کی صحیح تقسیم۔ وہ اپنا وقت اس طرح تقسیم کرتے تھے کہ ان کا وقت ان کے اپنے لئے بہت کم ہوتا تھا۔ یوں کہئے کہ ان کے پاس دوسروں کے لئے وقت ہر وقت نکل آتا تھا۔ جتنے بھی عظیم آدمی ہیں ان کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت کی منصوبہ بندی بڑی احتیاط سے کرتے تھے اور وہ ایک دن میں عام آدمی کی نسبت بہت سے کام زیادہ کر سکتے تھے۔

(ماہنامہ انصار اللہ سر ظفر اللہ نمبر ص37)

ایک دفعہ آپ کو جسٹس انوار الحق صاحب سے لندن میں ملنا تھا۔ پونے آٹھ بجے کا وقت مقرر تھا۔ آپ کو چوہدری انور کاہلوں صاحب نے لے کر جانا تھا آپ نے سات بجے ہی چوہدری انور کاہلوں صاحب کو یاد دہانی کروانا شروع کر دی اور جب ذرا تاخیر کا اندیشہ ہونے لگا تو آپ نے چوہدری صاحب موصوف کو مخاطب ہو کر کہا وقت کی پابندی کے متعلق میری عمر بھر کی روایات تم مجھے لیٹ کروا کر توڑ دو گے۔ جناب جسٹس انوار الحق صاحب یہ واقعہ درج کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات تھی لیکن اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو منظّم کیا ہوا تھا۔ (ماہنامہ خالد ظفر اللہ خان نمبر ص97)

جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب (سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ) نے ایک انٹرویو میں بیان کیا کہ

چوہدری صاحب دفتر میں سب سے پہلے پہنچتے تھے۔ اگر میٹنگ نو بجے رکھی ہوتی تو نو بجنے سے ایک منٹ قبل ہی وہ مقررہ جگہ پر پہنچ جاتے۔

(ماہنامہ خالد ظفر اللہ خان نمبر ص93)

وقت کی اہمیت پر چند سبق آموز مقولے

تمام انسانوں کو ہر روز بلاتفریق وقت کی ایک جتنی مقدار بطور تحفہ دی جاتی ہے۔

وقت کی جو مقدار آج آپ کو ملی ہے قطع نظر اس کے کہ آپ اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اگلے روز دوبارہ آپ کے اکاؤنٹ میں وقت کا اتنا ہی سرمایہ جمع کر دیا جاتا ہے۔ آپ کو یہ سرمایہ ہر حال میں 60 سیکنڈ فی منٹ کے حساب سے خرچ کرنا ہوتا ہے۔

جس طرح وقت سدا نہیں رہتا اسی طرح وقت کے بارے ہمارے تصورات بھی یکساں نہیں رہتے۔

وقت کو کچھ لوگ استعمال کرتے ہیں۔ کچھ خرچ کرتے اور کئی لوگ اسے صرف گزارتے ہیں۔

وقت کی کمی کا بہانہ دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے بہانوں میں سے ایک ہے۔

دن میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب آپ کا جسم اور دماغ کام کرنے کی بہترین پوزیشن میں ہوتے ہیں وہ انسان کا پرائم ٹائم ہوتا ہے۔ جو ہر انسان کا مختلف ہو سکتا ہے۔ اس میں دن کے اہم ترین کاموں کو سرانجام دیں۔

ہارڈ ورک کی بجائے سمارٹ ورک کا راستہ منتخب کریں یعنی مسلسل کئی گھنٹے کام کرنے کی بجائے تھوڑے وقت میں زیادہ کام۔

پیسے کی نسبت وقت زیادہ قیمتی سرمایہ ہے لیکن لوگوں کو اس کا احساس اس لئے نہیں کہ شاید اسے کمانے میں کوئی اضافی محنت نہیں کرنی پڑتی۔

دفتر کے وقت کو بچاتے بچاتے اگر آپ اپنی خاندانی زندگی کو نظر انداز کر جاتے ہیں تو ایک

درجے پر کامیابی آپ کو باقی چیزوں میں بری طرح ناکام ثابت کردے گی۔

جب کوئی شخص، کوئی کام، کوئی مشغلہ اور کوئی سرگرمی آپ کے نمبرون کاموں اور ضرورتوں کے راستے میں حائل ہو تو جان لیں کہ وہ آپ کا وقت ضائع کر رہا ہے۔

جائزہ لیجئے کہ آپ اپنا کتنا وقت غیر ضروری سرگرمیوں میں گزارتے ہیں جنہیں آپ اپنے لئے اہم نہیں سمجھتے۔

آپ جو کام آج نہیں کرتے اسے کل کرنے کے لئے دوگنا اور پرسوں کرتے ہوئے تین گنا زیادہ وقت، صلاحیت اور قوت کی ضرورت ہوگی۔

جب دوسروں کا دل موہ لینے والا کام دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ ''اس شخص نے بڑی سخت محنت کی ہوگی تو دراصل اس بات کو نہیں سمجھ رہے ہوتے کہ یہ سخت محنت کا نتیجہ نہیں بلکہ محض ہر روز ایک ہی وقت پر اس کام کو باقاعدگی سے کچھ عرصہ کرنے سے وہ موجودہ مہارت کے زینے پر پہنچا ہے۔

Quiet Time ایسا وقفہ ہے جس میں آپ تنہائی میں پُرسکون انداز میں بغیر کسی کی مداخلت اور رکاوٹ کے اپنا کوئی اہم کام مکمل کرتے ہیں۔

آپ روزانہ ایک گھنٹہ Quiet Time کے لئے منتخب کریں یہ آپ کی اپنے ساتھ Appointment ہے۔

Quiet Time میں اپنی خامیوں پر خاموشی سے سوچ بچار کریں۔

جب کاموں کا بوجھ آپ کو بری طرح الجھا دے تو ایسے میں (Things to do) فہرست آپ کو اہم ترین ترجیحات پر فوکس رکھنے میں مدد دے گی۔

کام کو آج سے کرنے کی عادت ڈالیں۔ اگر طے کرلیں کہ یہ کام میرے لئے ضروری ہے تو اس کے آغاز کے لئے موزوں وقت کے انتظار میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہیں بلکہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا قدم اسی وقت اٹھالیں۔

چونکہ وقت ایک انتہائی نایاب اور قیمتی سرمایہ ہے اس لئے کچھ چوروں اور لٹیروں کی ہر وقت آپ کے قیمتی سرمائے پر نظر رہتی ہے۔ ان سے اپنے سرمائے کو محفوظ رکھیں۔

ادھورا چھوڑا ہوا کام آپ کی توانائیوں کا دشمن ہے۔ اس کے بارہ میں سوچنے سے خون کھولتا ہے اور چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے۔

ادھورے کام کو مکمل کرنے میں اتنی توانائی خرچ نہیں ہوتی جتنی کہ آپ اسے نہ کرنے میں خرچ کرتے ہیں اور یہ کام مستقل آپ کی توانائیوں کو چوستا رہتا ہے۔

لوگوں کی اکثریت کے خیال میں ان کا سب سے بڑا دشمن وقت ہے کیونکہ یہ ہمیشہ کم پڑ جاتا ہے۔ ناکافی ہوتا ہے اور کبھی تو سرے سے دستیاب ہی نہیں ہوتا حالانکہ ان کی اصل دشمن غلط ترجیحات ہیں۔

ٹی وی دیکھنے سے بندہ ریلیکس ہو جاتا ہے۔

تفریح کی خاطر ایک گھنٹہ ٹی وی دیکھنے سے ہفتے میں سات گھنٹے ٹی وی کی نذر ہوتے ہیں۔ اگر ہفتے میں سات گھنٹے کوئی کتاب لکھنے پر صرف کئے جائیں تو چھ ماہ میں ایک کتاب مکمل لکھی جاسکتی ہے یہ تو صرف ایک گھنٹہ ہے باقی مصروفیات میں سے ترجیحات کے صحیح انتخاب کے بعد ہم کیا کچھ کر سکیں گے۔ اس کی کوئی حد نہیں انتخاب میں بہرحال ہم آزاد ہیں۔

کامیابی کی راہ آپ کے سامنے بانہیں کھولے موجود ہے۔ ہمت کیجئے اور اپنے خوابوں میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لئے ابھی پہلا قدم اٹھا لیجئے۔

وقت کی سرمایہ کاری کرنے والے اپنے وقت کو بامقصد اور اہم سرگرمیوں میں گزارتے ہیں اور اپنی توانائیوں، صلاحیتوں اور وقت سے دوررس فوائد حاصل کرتے ہیں۔

کبھی کبھی مشینی گھڑیوں سے زیادہ اندرونی گھڑیال صحیح وقت بتاتا ہے یہ گھڑیال ہماری شخصیت، تجربات اور ماحول کی توانائی سے چلتا ہے۔

آپ وقت کو ایسی مضبوط نکیل ڈال سکتے ہیں کہ اس کا رخ صرف اور صرف آپ کی ترجیحات کی طرف رہے۔

پرائم ٹائم کاروباری زبان میں وہ وقت ہے جب بازار تیز ہوتا ہے جبکہ اس کے بعد مندا ہی مندا ہے۔

حضرت مصلح موعود نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں:۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

والسعید من ادرک الوقت وما اضاعه بالغفلة

وسعادت مند کسے است کہ وقت را دریافت و بغفلت ضائع نکرد

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 ص73)

ترجمہ:
اور سعادت مند وہ ہے کہ جس نے وقت کی اہمیت کو سمجھا اور پھر اسے غفلت میں ضائع نہ کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے وقت کو بہترین طور پر صرف کرنے والا بنائے اور ہمیں اپنے وقت کو بھرپور طور پر استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

مکرم عارف محمود شہزاد صاحب

جلسہ نومبائعین آہوہو لوکوسا ریجن بینن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینن جماعت کو 15 نومبر 2014ء کو لوکوسا ریجن کی ایک نو مبائع جماعت آہوہو (Ahoho) میں جلسہ برائے نومبائعین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ کیلئے ایک گورنمنٹ کے سکول کا کلاس روم لیا گیا۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا اس کے بعد دو ناصرات نے آیت (سورۃ نور آیت 56) کو ایک نظم کی صورت میں خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔ اس کورس کے بعد ایک خادم مکرم دیسی ایفریئم (DESSI Ephraime) جس نے آٹھ ماہ قبل بیعت کی تھی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے کہا کہ میں مشرک تھا تو میری تربیت کی کسی کو فکر نہ تھی میرے والد صاحب دارالحکومت میں کام کرتے ہیں۔ لیکن جب سے میں نے بیعت کی ہے ہمارے مربی صاحب جس طرح اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھتے ہیں اسی طرح جماعتی افراد کا بھی خیال کرتے ہیں، مجھے فضل عمر تربیتی کلاس میں بھجوایا جہاں سے میں بہت کچھ سیکھ کر آیا، مجھے نماز کا طریق بتایا نماز سکھائی اور نماز میں خدا تعالیٰ سے دعا کس طرح مانگتے ہیں کا طریق بتایا آج میں خود کو ایک بالکل نئے فرد کی طرح محسوس کرتا ہوں یہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہی کی خصوصیت ہے اور خلافت کی برکت ہے اس کے بعد اس جماعت کے ایک فرد مکرم آگبے کومیشل (Agbeko Mitchelle) صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر تقریر کی اور کہا کہ احمدی ہونے سے قبل میں مشرک تھا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نعوذ باللہ میرا بھی خیال تھا کہ آپ نے قتل و غارت کی تعلیم دی ہے لیکن جب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا 21 ستمبر 2012ء کا خطبہ جمعہ ایک کتابی شکل میں پڑھا تو اس نے میری کایا پلٹ دی اور تب مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی شان کتنی اعلیٰ اور بلند ہے اور آپ تو ساری دنیا کیلئے حقیقۃً رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اس کے بعد ایک خادم مکرم بے سیں رحمان (Bessen Rahman) صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلافت جیسی نعمت جو ہم کو جماعت میں شامل ہونے سے ملی ہے وہ اور کہیں نہیں ہے۔ جب بھی آپ حضور کی خدمت میں دعا کے لیے کہتے ہیں تو وہ آپ کے لیے دعا کرتے ہیں آپ کے لیے فکر مند ہوتے ہیں یہ بات آپ کو دنیا میں کسی اور جماعت میں نہیں ملے گی۔ اس کے بعد ایک اور نومبائع دوست جو کہ پچھلے سال جلسہ سالانہ بینن میں بھی شامل ہوئے تھے نے کہا کہ جو برکت جلسہ کی ہے جو کہ جماعت میں ہوتے ہیں آپ کو دنیا کے کسی اجتماع میں نہیں ملے گی۔ جس طرح آپس میں محبت اور بھائی چارہ اور ایک دوسرے کی ہمدردی جماعتی اجلاسات میں ہوتی ہے اس کا اپنا ہی ایک رنگ ہوتا ہے اس کے بعد ہمارے ایک معلم صاحب مکرم ماسے دے رشید (Massede Rashid) صاحب جو کہ تین سال پہلے احمدی ہوئے تھے نے والدین کی ذمہ داریاں اور والدین کی اطاعت کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے خلافت کی برکات کے بارے میں خیالات کا اظہار کیا۔

جلسہ کا یہ پروگرام سہ پہر ساڑھے تین بجے نماز ظہر و عصر کے ساتھ ختم ہوا، اختتام پر شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، اس جلسہ کا سارا انتظام کھانا پکانا کھانا تقسیم کرنا وغیرہ تمام انتظامات نومبائعین نے کئے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے ایمان اور اخلاص میں ترقی دے۔ اس پروگرام میں دس جماعتوں کے 327 افراد نے شرکت کی۔

☆☆☆☆☆☆

ایمانوں میں فرق

مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب لکھتے ہیں:۔

موضع سالم میں میرے نام اخبار الفضل آتا تھا۔ ایک دوست سراج الدین صاحب (جو اس وقت احمدی نہیں تھے) بڑے شوق سے مجھ سے بھی پہلے مطالعہ کرتے تھے۔ ایک دن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون تمباکو نوشی کے خلاف شائع ہوا وہ خود کچھ عرصہ پہلے اس عادت کو ترک کر چکے تھے۔ مضمون مذکور پڑھ کر مجھے کہنے لگے اگر تم یہ مضمون پڑھ کر بھی تمباکو نوشی ترک نہ کردو تو تمہارے اور ہمارے ایمانوں میں کیا فرق ہے۔ یہ بات تیر کی طرح میرے کلیجے میں لگی۔ میں نے بے ساختہ کہا اسی وقت سے میں اس عادت بد کو (جس کا میں بدقسمتی سے ان دنوں شکار تھا) ترک کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگرچہ دو ہفتوں تک مجھے سخت تکلیف رہی مگر میں نے اس عادت بد سے نجات پائی۔ جس کے لئے میں سراج الدین صاحب کا شکر گزار ہوں۔ اگر میں اسی طرح تمباکو پیتا رہتا تو ہزاروں روپے اس فضول کام میں خرچ کر چکا ہوتا اور شاید صحت بھی برباد ہوتی۔ نیز مجلس بھی خراب ہوتی۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص64)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

(1)

ریفریشر کورس

(سیکرٹریانِ تعلیم القرآن اضلاع)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم القرآن کو مورخہ 18 جنوری 2015ء کو سیکرٹریانِ تعلیم القرآن اضلاع پاکستان کا ایک روزہ ریفریشر کورس ایوان ناصر میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔34 اضلاع کے سیکرٹریان نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن اور منظوم کلام کے بعد محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی۔اس کے بعد مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی سلسلہ، مکرم جمیل احمد انور صاحب مربی سلسلہ اور مکرم قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نے دفتری امور کے متعلق ہدایات دیں۔سوال و جواب کا پروگرام بھی ہوا۔ آخر پر محترم ناظر صاحب نے پہلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے اضلاع کا اعلان کیا اور اختتامی خطاب کیا۔پوزیشن یہ تھیں۔

حافظ آباد اوّل، حیدرآباد دوم، بھکر سوم، ڈیرہ غازی خان چہارم اور بہاولپور پنجم قرار پائے۔اختتامی دُعا کے بعد گروپ فوٹو ہوا۔ نمازوں کے بعد دارالضیافت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔(آمین)

سانحہ ارتحال

مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم انیس احمد فاروق صاحب ابن مکرم چوہدری نور احمد عابد صاحب مرحوم مورخہ 12 جنوری 2015ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اینجیو گرافی کے دوران ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 63 سال وفات پا گئے۔آپ کی نماز جنازہ اگلے روز 11 بجے صبح احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم پنجوقتہ نماز باجماعت کے عادی، صابر و شاکر، بے نفس درویش منش اور باحیا وجود تھے۔ خاموش طبع، ہمیشہ مسکراتے رہتے اور خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو آرام دیتے تھے۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا کتب حضرت مسیح موعود اور روزنامہ الفضل کا مطالعہ روزمرہ کا معمول تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں ضعیف العمر والدہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے اپنے قرب میں جگہ دے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

ولادت

محترمہ امۃ السمیع صاحبہ کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عطاء الحکیم صاحب اور بہو محترمہ ہادیہ خان صاحبہ کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔نومولود کا نام سلیمان احمد حکیم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کا پوتا اور مکرم محمد حزقیل خان صاحب کا نواسہ ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت اور سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

نکاح

مکرم نسیم اختر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم حماد اختر صاحب کارکن دفتر وکالت مال ثانی تحریک جدید کی شادی ہمراہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم زاہد صاحب کراچی مورخہ 12 جنوری 2015ء کو ہوئی۔ نکاح مورخہ 11 جنوری 2015ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں 50 ہزار روپے حق مہر پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے کیا۔مورخہ 13 جنوری 2015ء کو ایوان محمود میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب محمود آباد کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔کہ اللہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

ضرورت انسپکٹران مال وقف جدید

نظامت مال وقف جدید میں انسپکٹران مال کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایسے احباب جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں جن کی کم از کم تعلیم ایف اے اور حاصل کردہ نمبر کم از کم 45% ہوں درخواست دے سکتے ہیں نیز امیدواران کا خوشخط ہونا ضروری ہے۔خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مکرم امیر صاحب/مکرم صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ معہ اپنے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی نقول کے ساتھ مورخہ 31 جنوری 2015ء تک نظامت مال وقف جدید کو بھجوادیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ کا شیڈیول

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2015ء کیلئے داخلہ فارم یکم اپریل تا 20 مئی 2015ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 مئی 2015ء ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 7:30 تا12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔ فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

2۔ پرائمری پاس سرزلٹ کارڈ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2015ء تک اس کی عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔

2۔امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 6 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7، 8 جون کو صبح 5:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5 جون کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام اور وقت چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور کامیاب امیدواران

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 10 جون 2015ء کو صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔مورخہ 11 جون 2015ء کامیاب امیدواران کے والدین سے اجتماعی میٹنگ ہوگی۔

تدریس کا آغاز

تدریس کا آغاز مورخہ 24/اگست 2015ء بروز سوموار سے ہوگا۔حتمی داخلہ 31 دسمبر کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ۔شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

پوسٹ کوڈ:35460 فون:047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

فری میڈیکل کیمپ

مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر مبشر ندیم صاحب واقفِ زندگی انچارج احمدیہ ہسپتال امبالے یوگنڈا نے مورخہ 9 تا 11 جنوری 2015ء جلسہ سالانہ یوگنڈا کے موقع پر بمقام SEETA تین روزہ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا۔اس میڈیکل کیمپ سے 1060 مرد وخواتین اور بچوں نے استفادہ کیا۔اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

منظور شدہ کالونیاں

درج ذیل کالونیاں مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ سے منظور شدہ ہیں۔

1۔دارالانوار کالونی ملحقہ دارالعلوم جنوبی

2۔مسرور ٹاؤن

3۔پیس ویلیج

4۔گارڈن ایونیو نمبر 1 (ملحقہ رحمٰن کالونی)

جن احباب نے مندرجہ بالا کالونیوں میں پلاٹ اپنے نام منتقل کروائے ہیں۔ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ اپنی ملکیتی رجسٹری وانتقال کی نقل بمعہ اپنے موجودہ مکمل پتہ وفون نمبر دفتر مضافاتی کمیٹی میں پہنچا دیں۔ تاکہ دفتری ریکارڈ میں اندراج کیا جاسکے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اجلاس مجلس نابینا ربوہ

بلائنڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن ربوہ کو 5 جنوری 2015ء کو نئے سال کے آغاز پر پردۂ بصارت سے محروم افراد کا اجلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے کیا گیا۔اس کے بعد مکرم حافظ محمود احمد ناصر صاحب صدر مجلس اور حافظ محمد ابراہیم صاحب جنرل سیکرٹری نے تقاریر کیں اور قادیان کے جلسے پر بھی روشنی ڈالی۔اس کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد تمام شاملین مجلس کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

تیرنے والا روبوٹ

جاپانی ماہرین نے ایک ایسا روبوٹ تیار کیا ہے جو تیراکی میں ماہر ہے۔ اس منفرد روبوٹ کے ہر حصے میں چھوٹی چھوٹی موٹریں نصب ہیں۔ جن کے ذریعے یہ انسان کی طرح ہاتھوں اور پیروں کو انتہائی مہارت سے حرکت دیتے ہوئے پانی میں تیرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

(روزنامہ نئی بات 15 جنوری 2015ء)

پرتگال میں 180 ستونوں پر تعمیر رن وے

مدابرا انٹرنیشنل ائیر پورٹ پرتگال میں فنچال شہر کے قریب واقع ہے۔ اس ائیر پورٹ کا جولائی 1964ء میں افتتاح کیا گیا تو اس کا دو رن وے صرف 1.6 کلومیٹر لمبا تھا۔ رن وے کچھ اس قسم کا تھا کہ ماہر سے ماہر پائلٹ کے لئے بھی لینڈنگ ایک مسئلہ تھی۔ ایک تو رن وے کی لمبائی کم تھی اوپر سے ایک طرف پہاڑ اور دوسری طرف سمندر۔ 19 نومبر 1977ء کے دن تیز بارش اور ہواؤں میں برسلز سے آنے والے بوئنگ 727 طیارے نے لینڈنگ کی کوشش کی تو جہاز پھسلتا ہوا دو سوفٹ گہری زمین پر جا گرا۔ اس حادثے میں 131 لوگ اپنی جان گنوا بیٹھے۔ اس کے بعد رن وے کی طوالت بڑھانے پر غور شروع ہوا اور آخر کار کنکریٹ کے 180 ستون کھڑے کر کے رن وے کی لمبائی قریباً دگنی کر دی گئی۔

(روزنامہ ایکسپریس 15 جنوری 2015ء)

قوت بخش مشروبات کا استعمال رقم اور وقت کا ضیاع

حالیہ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ قوت بخش مشروبات اور بوتل بند پانی دماغی یا جسمانی صحت میں کوئی بہتری نہیں لاتے۔ محققین کا کہنا ہے کہ ان مشروبات کے حوالے سے جن طبی فوائد کا دعویٰ کیا جاتا ہے وہ بے بنیاد ہیں کیونکہ غذائی سائنس (Nutritional Science) ان کی توثیق نہیں کرتی۔ سائنس دانوں کے مطابق نوجوانوں میں جسم کے لئے درکار وٹامنز اور دیگر غذائی عناصر کی ضرورت کھانا اور پھل وغیرہ کھانے اور پانی پینے سے بھی پوری ہو جاتی ہے۔

یہ تحقیق کینیڈا کی یونیورسٹی آف ٹورانٹو اور ریئرسن یونیورسٹی میں غذائی سائنس کے ماہرین کی مشترکہ ٹیم نے کی ہے۔ دوران تحقیق سائنس دانوں نے سپر مارکیٹوں میں دستیاب قوت بخش مشروبات میں شامل غذائی اجزا اور ان سے متعلق کئے گئے دعوؤں کا جائزہ لیا۔ ان مشروبات میں انرجی ڈرنکس، اضافی وٹامنز کے حامل پانی اور پھلوں کے جوس شامل تھے۔ بیشتر میں وٹامن B12,B6، سی اور نیاسن شامل کئے گئے تھے۔ تحقیقی ٹیم کا کہنا تھا، قوت بخش مشروبات بنانے والی کمپنیاں اپنی مصنوعات کو اس انداز سے پیش کرتی ہیں جیسے صرف ان کے استعمال سے صارفین کو توانائی حاصل ہو سکتی ہے اور وہ انہی کا استعمال کرتے ہوئے صحت مند رہ سکتے ہیں۔ ان کا ہدف خاص طور پر نوجوان ہوتے ہیں۔ ہماری تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ صارفین کو ان قوت بخش مشروبات سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ مشروبات جسم میں غذائی کمی کو دور کرنے میں مؤثر ثابت نہیں ہوتے۔

(روزنامہ ایکسپریس 15 جنوری 2015)

DELL کا دنیا کا پتلا ترین ٹیبلٹ

ڈیل نے دنیا کا پتلا ترین ٹیبلٹ وینیو 87000 متعارف کروایا ہے۔ اس میں 8.4 انچ کیو ایچ ڈی ڈسپلے انٹل کا رئیل سنس تھری ڈی کیمرہ ہے۔ اس کی موٹائی 6 ملی میٹر ہے جو اسے دنیا کا پتلا ترین ٹیبلٹ بناتی ہیں۔ یہ آئی پیڈ ائیر 2 سے 0.1 ملی میٹر پتلا ہے۔ اس میں 2.3 گیگا ہرٹز کواڈ کور انٹل ایٹم زی 3500 پراسیسر، 2 جی بی ریم اور 16 جی بی کی انٹرنل میموری ہے۔ مائیکرو ایس ڈی سلاٹ کی مدد سے میموری کو 512 جی بی تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ اس ٹیبلٹ کی سب سے بڑی خصوصیت اس میں انٹل کے رئیل سنس تھری ڈی کا ہونا ہے۔ 8 میگا پکسل ریئر کیمرہ کے ساتھ دو مزید کیمرے لگے ہیں جس سے تصاویر بہت زیادہ بہتر آتی ہیں۔ اس میں تصویر بنانے کے بعد تصاویر میں موجود چیزوں کو دوبارہ ایڈٹ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں اینڈرائیڈ 4.4 کٹ کیٹ کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی قیمت 400 ڈالر یا 40 ہزار پاکستانی روپے ہے۔ یہ آئی پیڈ منی 3 اور آئی پیڈ ائیر کے برابر ہی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 15 جنوری 2015ء)

جی بھر کے کرلیں شاپنگ۔ شاپنگ کر کے کرلیں موجیں
سیل۔ سیل سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 476212310-92+
www.sahibjee.com

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اونٹ۔ صحرائی جہاز

اسے صحرا کا جانور کہا جاتا ہے۔ یہ گرم موسم میں اور صحرا میں جہاں پانی کی ایک بوند نہ ہو، انسان کو مشکل ترین سفر میں بحفاظت لے جاتا ہے۔

صحراؤں میں پانی حاصل کرنے کے ذرائع نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ اونٹ تقریباً 25 دن سردیوں میں اور کم و بیش پانچ دن موسم گرما میں بے آب و گیاہ سفر کر سکتا ہے۔ وہ ایک قطرہ پانی پیئے بغیر اپنے مالک کو مسلسل 400 کلومیٹر سفر کرا سکتا ہے۔ جب وہ کسی نخلستان میں پہنچتا ہے تو بڑی مقدار میں پانی جمع کر لیتا ہے جیسے اُس کے اندر پانی کا ٹینک ہو۔ 10 منٹ کے اندر اندر وہ 100 لیٹر تک پانی پی جاتا ہے۔

اونٹ کی کوہان کا چھوٹا بڑا ہونا غذا پر منحصر ہوتا ہے یہ اچھی غذا سے بڑھ جاتا ہے اور جب ریگستان میں سفر کے دوران اسے خوراک نہیں ملتی، تو کوہان کی چربی پگھل کر خوراک کا کام دیتی ہے، عرب، افریقہ، پاکستان اور ہندوستان میں ایک کوہان والا اونٹ ہوتا ہے اس کو ''عربی اونٹ'' بھی کہتے ہیں۔ دوسری قسم دو کوہان والے اونٹ کی ہوتی ہے یہ مغربی ایشیا میں ہوتے ہیں۔ دو کوہانوں والے اونٹوں کے بال زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ یہ بڑے جفاکش اور طاقتور ہوتے ہیں۔ وسط ایشیا کے ملکوں میں پائے جانے والے دو کوہان والے اونٹوں کی ٹانگیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ یہ اونٹ پہاڑی ملکوں میں جنوبی سائبیریا، چین اور سمرقند میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

استعمال کے لحاظ سے بھی اونٹ کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک وہ جن پر بوجھ لادا جاتا ہے اور دوسری وہ جو سواری کے کام آتے ہیں۔ یہ سات فٹ کا قد آور بہت ہی سادہ جانور ہے۔

اونٹ کا رنگ کئی طرح کا ہوتا ہے، بھورا رنگ عموماً زیادہ ہوتا ہے، سرخ، سفید اور سیاہ رنگ کے اونٹ بھی ہوتے ہیں۔ عرب کے لوگ کالے اونٹ کو بالکل بیکار سمجھتے ہیں اور اُس کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔

اونٹ کا معدہ بہت طاقتور ہوتا ہے اس پر زہر کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ اونٹ کے معدے کے تین خانے ہوتے ہیں یہ بہت سا پانی پہلے خانے کی دیواروں کی تھیلیوں میں بھر لیتا ہے، جب تھیلیاں پانی سے بھر جاتی ہیں تو اُن کے تنگ منہ کے اردگرد پٹھوں کو سکیڑ کر بند کر لیتا ہے۔ تھیلیاں بوقت ضرور کھل بھی جاتی ہیں اور بند بھی ہو جاتی ہیں، کھلنے پر اونٹ ان تھیلیوں سے پانی باہر نکال سکتا ہے۔ تقریباً مفت کی غذا یا چارے پر گزارا کر سکتا ہے جیسے خار دار جھاڑیاں اور سوکھی ہوئی گھاس۔ اونٹ کے نتھنے بہت حساس ہوتے ہیں، جن سے یہ سونگھنے کا کام بھی لیتے ہیں اور ماحول کے مناظر کو محسوس کرنے کا بھی اور سخت سے سخت حالات سے نبرد آزما ہونے کا بھی۔

جب یہ گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے تو اپنے گدیلے نما گھٹنوں اور سینے سے کام لیتا ہے۔ اس کی لمبی لمبی ٹانگیں اور نرم پھیلے ہوئے دوہرے پنجوں کی وجہ سے اسے ریت پر چلنے کی آسانی ہوتی ہے اور اسی طرح یہ آسانی سے برف پر بھی چل سکتا ہے۔

اونٹ خاص کر ریگستانی علاقوں میں بار برداری اور سواری کے کام آتا ہے، لیکن سر سبز و شاداب ملکوں میں کھیتی باڑی کے کام بھی آتا ہے، کنوؤں سے پانی نکالنے کیلئے اسے استعمال کرتے ہیں۔ قدیم زمانوں میں نقل و حمل اور سفروں کے لئے اونٹ کو ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن اس ترقی یافتہ دور میں جدید ذرائع آمد و رفت کی وجہ سے ان کی سواریاں متروک ہو گئی ہیں جو قرآن کریم کی پیشگوئی کی صداقت کا ثبوت ہے۔

اونٹ کا دودھ گاڑھا اور زردی مائل ہوتا ہے یہ اکثر ملکوں میں پینے کے استعمال میں آتا ہے۔ چائے یا قہوہ میں نہیں ڈالا جا سکتا، کیونکہ فوراً پھٹ جاتا ہے، اونٹ کے بالوں سے کپڑا اور خیمے بنائے جاتے ہیں اور رسیاں بھی بٹی جاتی ہیں اس کی ہڈی صاف کر کے ہاتھی دانت کی جگہ استعمال کی جاتی ہے۔

(www.dailypakistan.com)

ربوہ میں طلوع و غروب 24۔ جنوری	
طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:37

سروس شوز پوائنٹ
تمام ورائٹی پر %10 ڈسکاؤنٹ
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6212762
/servisshoespointrabwah

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10